(غلام گردش)

غریب آدمی کا رمضان کہاں گیا؟

لندن میں ٹیسکو ایک بہت بڑی کاروباری کمپنی ہے۔اسکے ڈیپارٹمنٹل سٹور لندن کے کونے کونے میں موجود ہیں۔گزشتہ ہفتہ سے کمپنی کے ہر سٹور پر ایک علیحدہ کونہ بنایا گیا ہے۔اس پر گہرے سبز رنگ سے رمضان مبارک لکھا ہوا ہے اور ساتھ ہی ہلال کی تصویر ہے۔ کونے میں کھانے پینے کی ہر وہ چیز موجود ہے، جو ممکنہ طور پر کسی بھی عمر کا کوئی مسلمان مرد یا عورت استعمال کرسکتا ہے۔تمام خوردونوش کی اشیاء بین الاقوامی معیار کی ہیں۔ان میں سے کوئی بھی چیز غیر معیاری یا کم معیار کی نہیں۔گوشت،پھل،دودھ،آپ جو کچھ سوچ سکتے ہیں، وہاں بکنے کیلئے موجود ہے۔اب تک جو کچھ بیان کیا،اس میں کوئی بھی نکتہ اہم نہیں ہے۔علیحدہ گوشے کی غیر معمولی یا انتہائی اہم بات یہ ہے،کہ اس میں موجود،تمام اشیاء کی قیمتیں پچیس فیصد سے لیکر پچاس فیصد تک کم کردی گئی ہیں۔یہ کمی،روپوں میں نہیں، بلکہ برطانوی کرنسی میں ہے۔اشیاء خوردونوش میں تمام کمی،مسلمانوں کے مقدس مہینہ کے احترام میں کی گئی ہے۔ٹیسکو میں موجود اشیاء کے معیار اور قیمت کے برابر،پاکستان کے کسی سٹور پر کوئی چیز موجود نہیں ہے۔کمپنی کے مالکان اور بورڈ آف ڈائریکٹرز،میں کوئی بھی مسلمان نہیں۔اہم اَمر یہ بھی ہے کہ یوکے ایک سیکولر ریاست ہے جس میں مذہب ایک ذاتی حیثیت سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ٹیسکو کے علاوہ،یوکے میں،تقریباً ہر تجارتی کمپنی نے احترام رمضان میں کھانے پینے کی اشیاء کی قیمت کو کافی کم کردیا ہے۔

اب وطن عزیز کی طرف آیئے۔رمضان کی آمد آمد ہے۔کوئی شک نہیں کہ یہ اَن گنت برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے۔مگر گزشتہ چند سالوں سے اس مقدس مہینہ کو جس طرح تجارتی لالچ اور ناجائز منافع کیلئے استعمال کیا جاتا ہے،وہ بھی اپنی جگہ تلخ حقیقت ہے۔روزہ کا اجر صرف اور صرف خدا کے پاس ہے۔یہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان اپنے نفس کے خلاف،کائنات کے مالک کی خوشنودی کیلئے کرتا ہے۔یہ ایک ایسے عمل کی بنیاد بنتا ہے،جس میں خالق اور بندے کے درمیان تعلق صبر،اجر اور عاجزی سے بھرپور ہوتا ہے۔کسی مذہبی بحث کا حصہ نہیں بننا چاہتا۔قطعاً دینی عالم نہیں ہوں۔مگر جس طرح ہمارے ملک میں مختلف کاروباری ادارے اور تاجر،اس مہینہ میں مذہبی جذبات کی آڑ میں اندھا منافع کمانے کے نت نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں اور اس میں تین سو فیصد کامیاب بھی رہتے ہیں۔اسکو غیر جذباتی طریقے سے دیکھے بغیر بات نہیں بنتی۔ایک سنجیدہ نکتہ اُٹھا رہا ہوں اور دلیل سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بے مثال عبادت کے ظاہری پہلو کو اجاگر کرکے صرف اور صرف پیسے کمانے کیلئے،باطنی پہلو سے جدا کیا جا رہا ہے۔ظاہری پہلو بھی صرف اور صرف چیزیں خریدنے کیلئے۔دلوں کے حال تو صرف اور صرف خدا جانتا ہے۔مگر میں سمجھنے سے قاصر ہوں،کہ یہ سب کچھ کرنے کی،ٹی وی اور اخباری مہم،کس طرح ہماری عظیم دینی تعلیمات پر پوری اترتی ہے۔علم میں ہے کہ جس دنیا میں ہم سانس لے رہے ہیں،وہ کارپوریٹ ورلڈ ہے۔اس میں جینے کا جواز صرف اور صرف منافع ہے۔مگر بعینہ انہیں چیزوں کی نفی تو ہمارے لازوال دین نے واضح الفاظ میں کی ہے۔وہاں تو صبر،شکر،سادگی،دکھاوے سے بالاتر عبادات اور بے لوث اعمال ہیں۔وہاں تو جزا کی طاقت اور اختیار بھی صرف اور صرف،ربِ کائنات کے پاس ہے۔صرف اور صرف،اسکے پاس۔

ایک ہفتہ سے ٹی وی چینلز پر مختلف کمپنیوں کے اشتہارات دیکھ رہے ہیں۔ وہ شربت جو سارا سال بکتا ہے، اور جسکو مہذب مما لک میں فروخت کرنے کی ممانعت ہے، انتہائی عقیدت کے ساتھ، سحر اور افطار کا لازمی جزو بتایا جا رہا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ، ان اوقات میں ایک بہت بڑی ڈائننگ ٹیبل لازمی ہے اور جب تک آپ اس خاص شربت سے پیاس نہیں بجھائینگے، آپ کے روحانی مسائل حل نہیں ہوسکتے۔ شائد آپکے علم میں نہیں، کہ مختلف قدرتی اجزاء سے بنے ہوئے، رنگ برنگے شربت، کسی بھی بین الاقوامی معیار پر پورے نہیں اترتے۔ یہ کمپنیاں، اگر امریکہ یا لندن، اپنا سامان فروخت کرنا چاہتی ہیں، تو یہ علیحدہ معیار کا شربت بناتی ہیں۔ بالکل اسی طرح مختلف کمپنیاں اپنے اپنے مخصوص برانڈ کے کولا بیچ رہے ہیں اور اس میں مذہبی رنگ بھرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ آپ اس مقدس مہینہ میں صرف اور صرف انکے بتائے ہوئے طریقے سے افطار و سحر کیجیئے۔ عجیب بات ہے، صاحبان! بلکہ کافی حد تک ادنیٰ بات ہے!

خوردنی تیل یا گھی کی طرف نظر دوڑایئے۔ انسان ششدر رہ جاتا ہے کہ کس ڈھٹائی سے یہ اپنے بنائے ہوئے تیل یا گھی کو خریدنے کا سبق دے رہے ہیں۔ نام نہیں لکھنا چاہتا مگر مجھے سمجھایئے کہ جس تیل کا اشتہار، آج سے ٹھیک دو ہفتے پہلے، ناچ ناچ کر دکھایا جا رہا تھا، وہ ایک دم مذہبی رنگ میں کیونکر تبدیل کرنے کی تجارتی سوچ کا شکار ہوگیا۔ سب مختلف اشتہارات دیکھتے ہیں، یہ ہماری مجبوری ہے۔ کیونکہ میڈیا کی دنیا کی روح ہی اشتہارات میں قید ہے۔ کئی بار، عقل کام نہیں کرتی، کہ آپ ایک خاص خوردنی گھی اور تیل استعمال کرکے اتنے خوش کیسے ہوسکتے ہیں، کہ پورے اہل خانہ، کھانا کھاتے ہوئے، رقص کرنا شروع کردیں۔ یہاں یہ بھی عرض کرنا چلوں کہ مجھے رقص سے کوئی عداوت نہیں۔ مگر انسانی ذہن کو منافع کیلئے اسطرح استعمال کرنا مناسب نہیں بلکہ غیر مناسب ہے۔

کھانے کی اشیاء کی طرف آیئے۔ ڈاکٹر کی حیثیت سے پہلے ایک کالم لکھ چکا ہوں کہ "پراسسڈ گوشت، کھانے اور سبزیاں نہ صرف مضرِ صحت ہیں بلکہ زہر کا کام کرتی ہیں۔ دلیل کے طور پر گزارش کرونگا کہ ہمارا تمام بالائی طبقہ ان چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ یہ دیسی مرغی، دیسی گھی اور اس طرح کی آرگینک فوڈ (Organic Food) استعمال کرتا ہے جس میں کسی کیمیکل یا دوائی کا شائبہ تک نہ ہو۔ پر منافقت کی انتہا یہ ہے کہ تمام پراسسڈ فوڈ کو ایک مذہبی زاویہ سے لوگوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ دعوی سے عرض کرنا چاہتا ہوں، کہ یہ تمام اشیاء صحت کیلئے تو تباہی ہیں، مگر اشتہاری مہم کے تحت انکو بھی، افطار و سحر کے لازم مینیو میں شامل کردیا گیا ہے۔ اگر آپ کو سحر و افطار کا کھانا بنانا ہے تو ضروری طور پر مخصوص کمپنی کا پیک شدہ گوشت، دودھ یا سبزیاں استعمال کریں۔ سائنس کی دنیا کی تحقیق کا سہارا لیکر عرض کرونگا کہ ڈبے کا دودھ کسی بھی طریقے سے "خالص دودھ" کے نزدیک بھی نہیں ہوسکتا۔ اسلیئے کہ دودھ خدا کی وہ نعمت ہے جو ایک قدرتی اور مکمل غذا ہے۔ پاکستانی دودھ کے کسی ڈبے کو بین الاقوامی سطح کی لیبارٹری میں ٹیسٹ کروایں، آپکے رونگٹے کھڑے ہوجائینگے۔ اس میں ہر طرح کا کیمیکل ملایا جاتا ہے۔ تاکہ یہ گاڑھا لگے اور آپ اسکو ہی خالص جانیں۔ اب ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ مقدس مہینے میں اگر سحر اور افطار میں، یہ مصنوعی دودھ استعمال کرینگے تو آپکی توانائی بحال رہیگی اور صحت مند رہینگے۔ یہ حقائق کے بالکل برعکس ہے۔ مگر یہاں کوئی بات کرنے اور سننے کو تیار نہیں۔ کیونکہ یہی تو منافع کمانے کا نایاب وقت ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی اخلاقی اقدار ملحوظ خاطر نہیں۔

عمرہ کی طرف آیئے۔ایک مسلمان کیلیئے سعادت ہے کہ وہ خدا کے حضور پیش ہو۔آقاؐ کے دربار پر حاضری دے۔آپ ماہ رمضان میں مختلف ٹریول ایجنسیوں کے عمرہ پیکج ملاحظہ فرمائیں۔فائیوسٹار سے لیکر عام اور غریبانہ پیکج،سب کچھ موجود ہے۔ایسے پیکج بھی ہیں جس میں کمپنی آپکو مقدس مقامات پر فائیوسٹار ہوٹل میں ٹھہرائے گی۔آپکے لئے ہروقت،مختلف طرح کے کھانے موجود ہونگے۔بوفے لگا ہوا ہوگا اور اہل ایمان روزے کے شروع اور اختتام پر مرغن غذائیں استعمال کرینگے۔مگر یہ سب سہولتیں صرف اس وقت ممکن ہیں جب آپکی جیب میں کافی پیسے ہوں۔عام آدمی تو ان سہولتوں کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا۔اپنے آپ سے سوال کیجئے کہ کیا یہ پُرتعیش اور بھرپور سہولتوں والے سفر،ہمارے دین کی اعلیٰ تعلیمات سے کوئی مطابقت رکھتے ہیں۔گواہی صرف اور صرف آپکے دل کی ہونی چاہیے۔

اکثر احباب رمضان میں پرتعیش عمرے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔اپنے گناہ بخشواتے ہیں۔رورو کر دعائیں مانگتے ہیں اور واپس آکر،بالکل ویسی ہی زندگی گزارنے لگتے ہیں،جو جانے سے پہلے تھی۔مالک کے حضور جانا کوئی معمولی بات نہیں۔یہ تو عشق،لگن اور عمل کی انتہا ہے۔وہاں سہولتیں کیا معنی رکھتی ہیں۔وہ تو،روح کی بالادیگی کی انتہا ہے۔مگر عجیب بات یہ بھی ہے،کہ اس مقدس مہینہ میں اس انتہائی قابل احترام عبادت پر بھی تجارت کے زاویہ سے عمل ہورہا ہے۔کیا بات کروں،دل دکھتا ہے!

لوگ پوچھتے ہیں،کہ کیوں عمرہ پر نہیں جاتا۔کسی کو جواب نہیں دیتا۔بخدا،یہ عبادات،انسان کی جوہری تبدیلی کی ضامن ہیں۔پہلی بات تو یہ،اپنے آپ سے سوال کرتا ہوں،کہ تم،چلے تو جاؤ گے مگر واپس کیسے آؤ گے۔میری تو حسرت ہی یہی ہے کہ خدا اور آقاؐ کے دربار پر لوگوں کی جوتیاں سیدھی کرتا رہوں۔دوسرا،میں ان مقدس ترین مقامات پر،عام لوگوں کی طرح جانا چاہتا ہوں۔ٹریول ایجنٹ کے قیمتی پیکج کو تو میں،اپنے مقدس جذبے کے مخالف سمجھتا ہوں۔لوگوں کے متعلق سوچتا ہوں جو ہر طرح کے گناہ سے آلودہ ہونے کے باوجود بے دھڑک وہاں جاتے ہیں اور پھر آکر اپنی زندگی میں مصروف ہوجاتے ہیں۔جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ان لوگوں کی ہمت دیکھ کر خوف آتا ہے۔لوٹ مار،منافع خوری اور رشوت کے بازار گرم کرکے،یہ لوگ اپنے گناہ بخشوانے وہاں پہنچ جاتے ہیں،جہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔کمال ہے،زوال کا!

ہمارے عظیم مذہب میں تو تعلیم ہی عملی دنیا کی ہے۔آقاؐ نے اپنی پوری زندگی سادگی،صبر اور خدا کی رضا میں بسر کی۔اکابرین صحابہ اقتدار کی مسند پر فائز ہونے کے باوجود،عام لوگوں کی طرح زندگی گزارتے رہے۔پوری دنیا،انکی ٹھوکروں میں آگئی۔رمضان کے مہینوں میں تو آقاؐ اور صحابہ اکرام عاجزی اور صبر کے مزید پیکر بن جاتے تھے۔آپ اپنی "پائندہ قوم" کو دیکھیے۔ذخیرہ اندوزی،مہنگائی اور تجارتی لوٹ مار کا وہ بازار گرم ہوجاتا ہے کہ خدا کی پناہ۔مگر سفید پوش طبقہ کیا کرے۔کس سے فریاد کرے،وہ تو اس مقدس مہینہ میں مزید لٹ رہا ہے اور بے بس ہے۔غریب آدمی کا رمضان کہاں گیا!

راؤ منظر حیات

Dated:05- June 2016